سے ہزار اختلاف ہو سکتا ہے مگر علماء کی قیادت ایک ایسا پہلو ہے جس پر آپ ضرور توجہ فرمائیں۔
علماء ذی وقار! آج کل یورپ جو ڈھنڈورہ پیٹ رہا ہے کہ مسلم ممالک میں "بنیاد پرستی" کی تحریکیں زور پکڑ رہی ہیں اسلام "جنگجو" ہوتا جارہا ہے یہ صرف اس لیے ہے کہ اُسے "مرغانِ دست آموز" کی قیادت مطلوب ہے وہ مجاہد اور متقی علماء کو اگلی صفوں میں نہیں دیکھنا چاہتا یورپ کو اسلام سے بھی زیادہ "اسلامی قیادت" سے بغض ہے وہ کسی آکسن اور کینیڈی ٹائپ سیاستدان کے اسلام سے خوفزدہ نہیں اُسے اُس اسلام سے ڈر ہے جسے پیش کرنے کے لیے روحِ اسلام سے ہم آہنگ علماء سرِ فہرست ہوں، کیوں کہ خداترس اور رمز شناسِ دین علماء کے ہاتھوں برپا ہونے والا انقلاب "اسلامی" ہوگا جو نئے نظام کی تلاش میں سرگرداں دُنیا کو حقیقی اور خود مختار قیادت فراہم کرے گا۔

مدیر تکبیر محمد صلاح الدین کی شہادت

دسمبر کے آغاز میں ملک کے معروف ہفت روزہ تکبیر کراچی کے مدیر شہیر بھی بالآخر اسی دہشت گردی اور لاقانونیت کا شکار ہوگئے۔ جس کے خاتمہ کے لیے مرحوم ابتداء روز سے پوری جرأت، قوت ایمانی بہادری اور جذبۂ جہاد کے ساتھ جہاد بالقلم اور جہاد باللسان میں مصروف تھے۔ مرحوم حق گوئی و بے باکی کا ایک نمونہ، اسلامی صحافت کے احیاء و ترویج کی ایک مثال، عالمی سیاست پر اسلامی نقطۂ نظر سے تحقیق و تجزیہ اور آزادیٔ صحافت کا ایک لازوال کردار تھے۔ ان کا دماغ مسلمانوں کی بہتری اور فلاح کی سوچتا تھا، دل لوگوں کے دکھ درد پر تڑپتا تھا، دانش امت کے بہترین مستقبل کا سوچتی تھی۔ اور اپنی دانست کے مطابق جسے حق اور صواب سمجھتے برملا کہدیتے تھے۔ اپنے مشن میں مخلص تھے اسی اخلاص نے ان کے پرچہ کو قلیل ترین مدت میں ملک کے جرائد میں ایک ممتاز ترین مقام دلادیا تھا، مرحوم کو جہادِ افغانستان کے حوالے سے جنرل محمد ضیاء الحق اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ سے بے حد محبت تھی۔ حضرت شیخ الحدیثؒ کے سانحۂ ارتحال پر اپنی ادارتی تحریر میں انہوں نے لکھا تھا کہ۔

> "صدر ضیاء الحق کی جہادِ افغانستان کی سرپرستی تو معروف اور متعارف تھی لیکن جہادِ افغانستان کی انگیخت میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی ذات گرامی نے پاکستان اور افغانستان کی سرحد پر دارالعلوم حقانیہ کی تاسیس کر کے جو شمع ہدایت روشن کی تھی اس کی تنویر